www.KitaboSunnat.com

عزیز زبیدی صاحب
(واربرٹن)

فرضی خلیفۂ بلا فصل[1] اور وصی رسول اللہ کے ایک دلچسپ وکیل

قسط ۲

ہمارے معاصر محترم جناب غیاث الدین صاحب نے "بحث" کا جو انداز اختیار کیا ہے وہ "خلط مبحث" کی ایک دلچسپ مثال ہے، اگر یہ راہ اختیار کر لی جائے تو شاید ہی کوئی بحث ختم ہو۔

معاصر موصوف سے گفتگو اس لیے بھی بدمزہ رہتی ہے کہ ان کی بات میں علم کم مگر جذبات میں تصنع اور خانہ ساز مفروضات زیادہ ہوتے ہیں اور اس باب میں یہ طبقہ اسی قدر تہی دامن ہے کہ اگر کبھی کسی علمی مبحث میں قدم رکھتا بھی ہے تو علم و تحقیق کی پسلی پھڑک اٹھتی ہے، مثال کے طور پر اسی مبحث کے دوران لکھتے ہیں کہ:۔

" قرآن و احادیث صحیحہ کی رو سے آل جزو محمد مصطفیٰ ہے، تمام مذاہب اسلامیہ کی رو سے درود بروئے قرآن و تفسیر رسول محمد و آل محمد ہی پر بھیجنے کا حکم ہے اور بھیجا جاتا ہے۔ اس کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں لیا جا سکتا کہ آل محمد اجزائے محمد ہیں۔ اسی لیے قرآن حکیم میں آیہ درود میں "یصلون علی النبیّ" آیا ہے۔ "یصلون علی نبی" نہیں آیا۔ یعنی ال (الف لام) جنسی آیا ہے یعنی نبی اور اس کے ہم جنس پر درود ہے۔" (معارف اسلام جون ۱۹۷۳، ص۱۴)

الف لام جنسی کی اس تشریح پر شارح کافیہ علامہ رضی (شیعہ) اور جزو کل کے اس جدید تصور پر فلسفہ و منطق کے امام بو علی سینا، فارابی اور کندی جیسے افاضل ہی ان کو داد دے سکتے ہیں ہما شما کی کیا مجال۔ بس سارے مضمون میں کچھ اسی قسم کے ان کے علمی شاہکار اور نمونوں کی بھرمار ہے جہاں کیفیت یہ ہو، وہاں ان سے گفتگو کوئی کیا کرے اور کیسے کرے؛ اس پر مستزاد یہ کہ تقیہ باز لوگ ہیں۔ اس لیے یہ کتنا بھی لکھیں ایک قاری اوّل تا آخر اندھیرے میں ہی رہتا ہے کہ موصوف نے جو لکھا ہے، واقعی یہ ان کے دل کی آواز ہے۔ بالکل چکر چلا کر تقیہ بازی کا شوق فرما رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح ان کے امام کیا کرتے تھے۔ زرارۃ بن اعین شیعوں کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔ وہ فرماتے ہیں، میں نے امام باقر سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ نے مجھے بتا دیا، پھر وہی مسئلہ آپ سے ایک اور شخص نے پوچھا تو اس کو دوسری طرح جواب دیا، تیسرے نے آکر پوچھا تو کوئی اور جواب دیا۔ ان کے جانے کے بعد میں نے پوچھا۔ یہ کیا قصہ ہے؟ فرمایا، تمھارے اور ہمارے لیے یہی بہتر ہے۔

عن زرارۃ بن اعین عن ابی جعفر علیہ السلام قال سألته عن مسألة

[1] اس مضمون کی پہلی قسط محدث (محرم، صفر ۱۳۹۴ھ) میں "فرضی خلیفہ بلا وصل" شائع ہوا تھا جو کہ غلط ہے، درست یوں ہے: "فرضی خلیفۂ بلا فصل" ... (ادارہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فجاءني ثم جاءه رجل فسأله عنها فأجابه بخلاف ما أجابني ثم جاء آخر فأجابه بخلاف ما أجابني وأجاب صاحبي فلما خرج الرجلان قلت يا ابن رسول الله رجلان من أهل العراق من شيعتكم قدما يسئلان فأجبت كل واحد منهم بغير ما أجبت به صاحبه فقال يا زرارة ان هذا خير لنا وأبقى لنا (اصول کافی)

رجال کشی میں محمد بن قیس کا ایک اور واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ میں نے امام باقر سے ایک مسئلہ پوچھا تو مجھے بتا دیا اگلے سال پھر وہی پوچھا تو اور طرح بتایا، میں نے اس اختلاف کی وجہ پوچھی تو فرمایا، تقیہ کیا ہے۔ (رجال کشی)

فرمایئے! ان کی کس بات پر اعتماد کیا جائے۔ جہاں ان کے اکابر کا یہ عالم ہے وہاں ان کے اصاغر کا کیا حال ہوگا؟ خود ہی سوچ لیجئے!

یہ یاد رہے کہ حضرت امام باقر کے سلسلے کی یہ باتیں بقول شیعہ کے ہم نے لکھی ہیں ورنہ ہمارا ایمان ہے کہ شیعوں کا کوئی امام باقر ایسا ہو تو ہو لیکن ہمارے امام باقر ان تہمتوں اور بزدلانہ حرکات سے بالکل مبرہ تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بہرحال گو یہ صورت حال کافی پریشان کن ہے تاہم ہمارے بس میں صرف اتنا ہے کہ یہ لوگ جو کچھ بھی بتائیں، اسی کو سامنے رکھ کر ان سے بات کی جائے۔ گو یہ کتنے ہی بے اعتبار کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ اس کے سوا اور ہمارے لیے چارہ کار نہیں ہے ــــ یقین کیجئے! جب ہم ان دوستوں کے مسلکی حقائق کا مطالعہ کرتے ہیں تو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ واقعی کسی اسلام دشمن شاطر کے فریب میں آ گئے ہیں۔ ورنہ غور کیجئے! باتوں میں جعل سازی، تبرا، اور تقیہ بازی اور صلحاء امت کی پاک سیرتوں کو مسخ کرنے کی مساعی، قرآن کے خلاف بدگمانی، اور دین نبی میں کتربیونت بھی کچھ ایسے کام ہو سکتے ہیں کہ کوئی ان کو کار ثواب تصور کرے۔؟

ہم نے اپنے پہلے مضمون میں جن حقائق کا ذکر کیا تھا وہ ابھی معاصر محترم پر ہمارا قرض ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی روایتی ہیرا پھیری سے تو کام لیا ہے، موضوعِ بحث کی طرف توجہ مبذول نہیں فرمائی۔ قارئین سے درخواست ہے کہ ہمارا مضمون مکرر ملاحظہ فرمائیں اور ان کا بھی: تاکہ آپ اندازہ فرما سکیں کہ کیا قصہ ہے۔ وہ پرچے محدث ماہ محرم ۱۳۹۳ھ اور معارف اسلام شیعہ جون جولائی ۷۳ ۱۹ء تھے۔ اب ہم بحث کو سمیٹنے کے لیے چند مخصوص ایسے عنوانوں کا آغاز کرتے ہیں۔ کہ اگر ایمان اور انصاف سے تبادلۂ خیال کی کوشش کی جائے تو بات آسانی کے ساتھ سمجھی جا سکتی ہے۔ ہمارے نزدیک معاصر موصوف کے سارے مباحث مندرجہ ذیل عنوانوں کے تحت آ جاتے ہیں۔ ان سے ہم درخواست کریں گے کہ اگر دیانتداری اور خوفِ خدا کا کچھ پاس ہو تو غلط مبحث سے پرہیز کریں۔ اور صرف موضوع سے متعلق بات کریں، ورنہ ہم آپ کی کسی بات کے جواب دینے سے معذور ہوں گے، جس طرح آپ پہلے اِدھر اُدھر کی مارتے رہے ہیں، مارتے رہیے! ہمارے لیے آپ سے آوارہ بحث کے لیے اپنا وقت ضائع کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل ہوگا۔ اگر بحث موضوعِ حق کیلئے ہے تو سنجیدہ گفتگو کیجئے! اگر صرف چکر چلانا ہے تو آپ کو مبارک، ہم اس میدان کے شاہ سوار نہیں ہیں۔ مجوزہ عنوان یہ ہیں۔

۱۔ خلافت کی حقیقت ۲۔ شیعوں کے عسل
۳۔ شیعوں کے اربعۂ ائمۂ معصومین ۴۔ شیعوں کا قرآن وحدیث۔
۵۔ شیعوں کی اخلاقی اور سماجی اقدار

خلافت کی حقیقت | خلافت کے لغوی معنی نیابت اور جانشینی کے ہیں۔ اصطلاحاً اس کے متعدد معنے اور کئی ایک شکلیں ہیں۔

خلافت نسل انسانی | حق تعالیٰ کی عطا کردہ قوت اور اس کی حرارت سے متصف باختیار اور مجاز ہونے کی بنا پر کائناتِ ارضی پر انسان جو تصرف یا حکومت کرتا ہے۔ اسکو "خلافتِ نسلِ انسانی" کہہ سکتے ہیں۔ بعض علماء نے اس کا نام خلافتِ قدرت" رکھا ہے۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً

ہم زمین میں ایک خلیفہ بنانے والے ہیں۔

میں اسی خلافت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں مومن اور کافر نیک اور بد سبھی الساں آجاتے ہیں۔ اور سبھی خلیفہ کہلاتے ہیں۔ اس سے حضرت آدم علیہ السلام کی امامت مراد نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں فساد اور خون ریزی کو ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ایک نبی کی طرف اس کا انتساب جائز نہیں ہے۔ اس لیے یہی کہنا پڑے گا کہ اس سے نوعی نیابت مراد ہے۔ یعنی پوری نسل انسانی خلیفہ ہے۔ یہ جعل تکوینی ہے تشریعی نہیں ہے۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ (پ ۲۲۔ فاطر ع ۵)

وہی ایسا ہے جس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا، سو جو کوئی کفر کرے گا۔ اسی پر پڑے گا۔

وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ (پ ۲۰۔ النمل ع ۵)

(یا وہ جو) تم کو زمین میں خلیفہ (صاحبِ تصرف) بناتا ہے۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ (پ ۸۔ الاعراف ع ۹)

(حضرت ہود نے کہا اے بھائیو!) وہ وقت یاد کرو جب اللہ نے تمہیں قوم نوح کے بعد (وارث) بنایا۔

ان تمام آیات میں نسل انسانی کی نیابت اور خلافت مراد ہے۔ کیونکہ جن سے انبیاء خطاب فرما رہے ہیں۔ وہ عموماً کافر ہیں مومن کم ہیں۔ اسی طرح اس آیت کا حال ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ (پ ۸۔ الانعام ع ۲۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین پر خلیفہ بنایا اور تم میں سے ایک کے رتبے دوسرے پر بلند کیے۔

سورہ یونس میں فرمایا۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ (پ ۱۱ - یونس ع ۲)

پھر ہم نے تمہیں ان کے بعد زمین پر خلیفہ (نائب) بنایا۔

امام ابن کثیر اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

اس سے مراد مختلف اوقات میں باری باری اقوام عالم کا آنا ہے۔ صرف حضرت آدم مراد نہیں کیونکہ سفک دماء ان کی طرف منسوب ہے۔ اس لیے اس سے حضرت آدم مراد نہیں ہو سکتے۔

(انی جاعل فی الارض خلیفہ) ای قوما یخلف بعضهم بعضًا قرنا بعد قرن وجیلا بعد جیل ... ولیس المراد ههنا بالخلیفة آدم علیه السلام فقط ... والظاهر انه لم یرد آدم عینا اذ لو کان ذلک لما حسن قول الملئکة اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفک الدماء فانهم ارادوا ان من هذا الجنس من یفعل ذلک (تفسیر ابن کثیر)

امام ابن کثیر کا قول قابل قبول نہ بھی ہو تب بھی مندرجہ بالا آیات اسی مضمون میں بالکل واضح ہیں کہ اس خلافت سے مراد بلا استثناء نسل انسانی کی خلافت ہے جن لوگوں نے ان آیات کے الفاظ "جاعل یا یجعل" سے امامت اور سیاسی پیشوائی مراد لی ہے۔ انہوں نے شاید قرآن حکیم کے سیاق وسباق پر توجہ نہیں دی۔

خلافت ابوت | اس سے مراد آبائی وراثت ہے اور بس۔ یہ دونوں خلافتیں وہ ہیں جن کا تعلق ہمارے موضوع سے نہیں ہے۔ کیونکہ دونوں کا تعلق پوری نسل انسانی سے ہے۔ جن میں خدا کی زمین پر ان کو قدرت تصرف حاصل ہے۔ اور اس سلسلے میں وہ ابتداءً اور وراثۃً یکے بعد دیگرے نیابت اور خلافت پر متمکن چلے آرہے ہیں۔

خلافت رسالت | اس سے مراد امامت انبیاء ہے جو حق تعالیٰ کے احکام کی تبلیغ اور تنفیذ اور اقامت دین کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ (پ ۲۳ ص ع ۲)

اے داؤد! ہم نے آپ کو زمین پر خلیفہ بنایا ہے۔ سو لوگوں کے مابین حق کے مطابق فیصلہ کیا کریں۔

انبیاء کا تعلق اسی خلافت سے ہے۔ رب براہِ راست ان کی تقرری فرماتا ہے اور ان کی حفاظت خود کرتا ہے اس لیے وہ معصوم رہتے ہیں ان پر ایمان لانا ضروری ہوتا ہے۔ ان کے ارشادات سے انحراف معصیت اور کافری تصور کیا جاتا ہے۔

خلافت رسول | یعنی اللہ کے رسول کے جانشین، خلیفہ اور اولوالامر کہلاتے ہیں۔ ان کا کام "قرآن اور حامل قرآن" کا اتباع ان کے احکام کی تبلیغ اور تنفیذ ہوتا ہے۔ لیکن یہ معصوم نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ مبعوث ہوتے ہیں۔ یعنی ان کی تقرری رب کی طرف سے نہیں ہوتی۔ اس لیے ان سے اختلاف اور نزاع کیا جا سکتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (پ۵ النساء ع ۸)

مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولوں کا اتباع کرو اور اپنے حکمرانوں کا کہا مانا کرو، اگر کسی چیز میں باہم جھگڑ پڑو تو (قطع نزاع کے لیے) اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔

اس آیت سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

ا۔ اللہ اور رسول کی براہِ راست اطاعت کا حکم ہے۔

ب۔ حکمرانوں (اولی الامر) کی اطاعت کو بالتبع لکھا ہے۔ اس لیے یہاں "اطیعوا" اولی الامر نہیں کہا گیا بلکہ تنہا اولی الامر بولا گیا ہے تاکہ یہ ذہن نشین ہو جائے کہ خلیفہ کی اطاعت مشروط ہے۔

ج۔ منکم (اپنے میں سے) کہہ کر یہ بتا دیا ہے کہ وہ بھی انسان ہی ہوگا۔

د۔ نزاع کی اجازت دے کر یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ مامور من اللہ یا معصوم عن الخطاء نہیں ہوتے، اس لیے ان کی اطاعت غیر مشروط نہیں ہوتی۔

ہ۔ قاطع نزاع اور درجۂ استناد صرف اللہ اور اس کے رسول پاک کا خاصہ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک، فرد یا جمعیت خلیفہ ہو یا کوئی اور کارکن خدا کے ہاں جواب دہ ہے، وہ کسی کے ہاں جواب دہ نہیں ہیں۔

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ (پ۱۷ انبیاء ع ۲)

یعنی خدا کے سامنے جواب دہ نہیں ہے۔ وہ سارے خدا کے ہاں جواب دہ ہیں۔

اس لیے ہمارے نزدیک خلیفہ اور امام کے معصوم ہونے کا نظریہ صحیح نہیں ہے۔ ایک تو یہ نظریہ آیت کے خلاف ہے، جیسا کہ اوپر گزرا ہے، اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد بھی یہی ہے۔

فانی لست فی نفسی بفوق ان اخطی ولا آمن ذلک من فعلی الا ان یکفی اللہ من نفسی ما ہو املک بہ منی (نہج البلاغہ ص۱۶۴)

میں اپنے نفس کو خطا کرنے سے بالا نہیں پاتا اور نہ اپنے فعل میں مامون ہوں، سوائے اس کے کہ اللہ مجھے میرے نفس سے بچائے اور وہ مجھ سے زیادہ قادر اور مالک ہے۔

خارجیوں کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ھؤلاء یقولون لا امرۃ وانہ لابد للناس من امیر بر او فاجر (نہج البلاغہ شرح میثم مطبوعہ طہران)

وہ (خارجی) کہتے ہیں کہ حکومت نہ ہو حالانکہ وہ لوگوں کے لیے ضروری ہے، کوئی امیر نیک ہو یا بد۔

معلوم ہوا، خلیفہ کے لیے معصوم ہونا شرط نہیں۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ خوارج گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر تصور کرتے ہیں۔ اور وہ خلافت کے سلسلے میں شیعوں سے بھی سخت عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس لیے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کو "بر او فاجر" کا بالخصوص ذکر کرنا پڑا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیعوں کے علی

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عظیم انسان اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم صحابی اور رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ" کے زمرہ میں شامل تھے، لیکن شیعہ دوستوں نے جو تعارف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیش کیا ہے۔ اگر وہ صحیح ہے تو پھر خلافت آپ کا مقام نہیں ہے اس لیے خلافت کے لیے جھگڑا کرنا تضیع اوقات کے سوا اور کچھ نہیں۔ کیونکہ آپ کے پیش فرمودہ تعارف کی بنا پر ان کو خدا سے اوپر یا خدا سے نیچے بلافصل ہونا چاہیے۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت ان کے بیان کردہ مقام سے فروتر ہے خواہ وہ بلافصل ہی کیوں نہ ہو۔ مندرجہ ذیل اکابر اور رہنماؤں کے افکار اور تصریحات ملاحظہ فرمائیں!

اناحی لایموت مشارق انوار الیقین شیعہ حضرات کی معروف کتاب ہے، اس میں لکھا ہے کہ۔

اجنع بن بنانہ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

انا اخذت العهد على الارواح في الازل، انا المنادي لهم الست بربكم، انا منشئ الارواح، انا صاحب الصور، انا اخرج من في القبور، انا جاوزت بموسى البحر، اغرقت فرعون وجنوده، انا ارسيت الجبال الشامخات۔ وفجرت العيون الجاريات، انا ذلك النور الذي اقتبس موسى هذا الهدى، انا حي لا يموت۔

"میں نے ہی ازل میں روحوں سے عہد لیا تھا، میں نے ہی انکو آواز دی تھی کہ: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ میں نے ہی روحوں کو پیدا کیا، صور اسرافیل کا مالک میں ہی ہوں اور میں ہی قبروں سے مردوں کو نکالنے والا ہوں، میں نے ہی موسیٰ کو دریا پار کرایا تھا۔ اور میں نے ہی فرعون اور اسکے لشکر کو غرق کیا تھا۔ اور میں نے ہی اونچے اونچے پہاڑ گاڑے تھے۔ اور میں نے ہی آب رواں کے چشمے جاری کیے، میں ہی وہ نور ہوں جس سے حضرت موسیٰ نے کسب فیض کیا اور ہدایت پائی تھی، میں ہی حی لایموت ذات ہوں، جس کو فنا نہیں ہے۔"

اوّل و آخر ؎

بیشک کہ تو ہی باطن و ظاہر ہے السلام
حقا کہ تو ہی اوّل و آخر ہے السلام! (فضائل مرتضوی ص۱۶)

خالق و مشکل کشا یہ وہ ہے کہ کوئی کہ جس نے کیا ایجاد
بے چوب و ستون خیمۂ گردوں کیا استاد
یہ قابض ارواح ہے اور خالق اجساد
ناصر ہے رسولوں کا، فرشتوں کا ہے استاد
(فضائل مرتضوی مطبع یوسفی دہلی ص۳۰)

تاریخ الائمہ میں مرقوم ہے۔

کوئی نبی اور وصی اور ولی از آدم تا ایں دم نہیں گزرا ہے کہ جس کی علی نے بلا و مصیبت میں مدد نہ کی ہو (فضائل مرتضوی ص۱۳۶)

از ابتدائے خلقت آدم و حوا کے تا عہد دولت جناب رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم ایک لاکھ اسی ہزار پیغمبر ہوئے سب کی مدد علی نے فرمائی۔ (ص۱۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی نے آدم و حوا کو ملایا۔ آگ کو خلیل پر گلشن بنایا، زکریا کو آرے سے بچایا، یوسف کو چاہ سے نکال کر مصر میں تخت پر بٹھایا، ...یدۂ یعقوب کو نور بخشا، سلیمان کو جنات سے چھڑایا۔ (تاریخ الائمہ صـ۵۲)

اور اسی طرح حضرت داؤد کو الحان اور حضرت موسے کو ید بیضاء عنایت کیا۔ اور جس وقت پہاڑ پر موسیٰ کو غش آیا تو دستگیری ...فرمائی، آسمان پر جاتے کو عیسے کی رہبری کی ...... ؎

علی کا معجزہ اک اک ہے نادر علی کی ذات ہر شے پر قادر (تاریخ الائمہ صـ۵۳)

علامہ شیخ عبد العلی ہروی تہرانی شیعہ حضرات کے نزدیک بڑا اونچا مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے "مواعظ حسنہ" نامی کتاب ...یف فرمائی تھی۔ کتاب کے ٹائیٹل پر ان کے یہ القاب لکھے گئے ہیں۔

"زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، عمدۃ المتکلمین و فخر المتاخرین، عالم علوم ربانی، کاشف اسرار حقانی، وحید العصر، فرید ...ہر، سرکار علامہ الشیخ عبد العلی الہروی الطہرانی"۔

یہ بزرگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی کے متعلق کتاب مذکور میں لکھتے ہیں۔

"پس معلوم ہوا کہ موت ان کے تابع ہے۔ بلکہ روز قیامت نفخ صور انہی کے حکم سے ہوگا یہی وجہ ہے کہ امیر المومنین ایک معمولی کرتا پہن کر لڑائیوں میں شریک ہوتے تھے اور لڑتے تھے۔ ایک مرتبہ اصحاب نے عرض کیا۔ تو فرمایا میں وہ ہوں جو موت کو بھی مارنے والا ہے۔ مجھے کیا خوف ہے اور قیامت میرے حکم سے برپا ہوگی"۔

انا الساعۃ، انا الموت الممیت و مفرج الکربات عن وجہ خیر البریات یعنی حضرت علیؓ فرماتے ہیں، میں خود قیامت ہوں اور موت کو مارنے والا ہوں۔ اور پیغمبر خدا سے رنج اور بلا دور کرنے والا ہوں (مواعظ حسنہ صـ۱۳)

قال امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام انا خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحا یعنی فرمایا امیر المومنین نے کہ میں نے خمیر کیا آدم کی مٹی کو اپنے ہاتھوں سے چالیس روز تک"۔ (صـ۲۲۸)

"علی ساقی کوثر ہے، قیامت میں دنیا میں مربی، و حیات کو تقسیم کرتا ہے" (مواعظ حسنہ صـ۲۷۵)

...ب شیعہ شاعر نے اپنے "دیوان وفائی" میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قدیم اور درجہ میں خدا سے کچھ کم کہا ہے۔

علی کہ در قدیمش نہ ریب ہست نے شکے

علی کہ از خدا الٰہی تبارہ شد جز اند کے (دیوان وفائی)

جناب حبیب اللہ فارسی شیعہ "گلستان حکیم قاآنی" میں فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جان اور جہان آفریں اور انسانی لباس میں خدا ہیں۔

علی بندۂ خاص جان آفریں ولے در حقیقت جہاں آفریں

آگے کہا کہ، گو وہ جہان آفرین کا بندہ ہے۔ مگر اصل میں جہان آفریں وہی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہان آفریں را ہمیں بندہ اوست ولیکن جہاں آفرینندہ اوست

پھر کہا کہ عاجزی کے لباس میں اس کی سربلندی ہے اور انسانی لباس میں وہ خدا ہیں۔

سرافرازیش در سرافگندگی خدائیش در کسوت بندگی

دیوان وفائی ہی میں ہے کہ "علی بے مثل یعنی لیس کمثلہ شئی ہے، وہی نور لم یزل ہے عیبوں سے پاک، مصدر کائنات اور معشوق ازل ہے۔

علی است فرد بے بدل، علی است مثل بے مثل علی است مصدر منبع علم جہت، صادر اول

علی است خالی از خلل علی ہست عاری از زلل علی است شاہد ازل علی است نور لم یزل!

کہ فرد لایزال را وجود اوست مظہرا (دیوان وفائی)

پھر لکھتا ہے کہ تمام انبیاء اور اولیاء حضرت علی کے کفش بردار ہیں۔ اور اللہ نے اپنی بادشاہی کے سارے اختیارات اس کے حوالے کر دیئے ہیں۔ اور وہ لامکان ہے۔

زمام ملک خویش را سپردہ حق بدست او

چہ اولیاء، چہ انبیاء تمام پائے بستہ او

نظر بہ لامکان عنا بہ بیں مقام حیدرا (دیوان وفائی)

مزید فرمایا! حضرت علی کو فنا نہیں، قیامت وہی برپا کریں گے۔ اور یہ "از قیامت ہیں کھل جائے گا مَارَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ کا مصداق کون تھا، کیونکہ علی خدا کا ہاتھ ہے اور وہ عین خدا ہے۔

چوں ایں جہاں فنا شود علی فناس میکند

قیامت ار بپا شود علی بپاس میکند

کہ دست دست او بود وے خداش میکند

وَمَارَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ بر تو فاش میکند

کہ اوست دست کردگار اوست عین داورا (دیوان وفائی)

ہو سکتا ہے کہ معاصر معارف دوسروں کی ذمہ داری لینے سے انکار کر دیں، اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ خود معارف کو معارف کے آئینے میں بھی پیش کر دیا جائے۔

آپ کے نزدیک یہ خلافت محمدیہ نیابت الٰہیہ ہے۔ تو آپ کے مقام خلافت محمدیہ یا نیابت الٰہیہ میں سرمو فرق نہ تھا۔ (معارف علی فاطمہ نمبر دسمبر ۱۹۶۳ء ۶)

ہوتے لگا جیتوں کو خدا کا دعوکا یہ عبد تو ملتا ہوا معبود سے ہے۔ (معارف مذکور ص ۳۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی کی ذات ! زیبا ہے رکوع ہست و بود اس کو
قیام اس کو قعود اس کو سلام اس کو درود اس کو
بنائے لا الٰہ کا پاسبان اگر ہوتا نہ قدرت کو
یہ ذات پاک ایسی ہے کہ جائز تھا سجود اس کو (ایضاً صفحہ ۴۴)

اس لیے وہ بھی تمام انبیاء سے افضل ہیں لہٰذا آنحضرت نے ایک دفعہ جبکہ حضرت علیؓ باہر سے تشریف لائے فرمایا :- مرحبا سید المرسلین و امام المتقین (معارف صفحہ ۴۴)

اور جس وجہ اللہ ، دست خدا ، شیر خدا ، جان محمد ، نفس پیغمبر ، نائب رسالت ، سربراہ امت ، روح امامت ، شہنشاہ ولایت ، جوہر شجاعت ، علی ولی قوت اللہ ، مشکل کشا ، سلطان حضرت کبریا دافع بلا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت حق کو فتح اور باطل کو شکست نصیب ہوئی ۔ (معارف صفحہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

کربلا اور مسجد کوفہ میں کیوں شکست کھائی ! کچھ تو بولئے !

حضرت علی علیہ السلام اسی وقت عالم وجود میں آئے جبکہ کوئی بھی خلق نہ ہوئی تھی ۔ نہ آدم کا وجود تھا ۔ نہ فرشتے تھے نہ عرش و کرسی نہ آسمان و زمین وغیرہ وغیرہ ۔ اس لیے اپنے صفت نصیر سے متصف ہونے کے سبب جملہ انبیاء علیہم السلام کی امداد فرمائی ۔ (معارف ماہ جنوری ۱۹۷۰ء)

عن النبی انہ قال لعلی یا علی ان اللہ قال لی یا محمد بعثت علیاً مع الانبیاء باطناً ومعک ظاہراً ترجمہ ! فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام سے کہ مجھے میرے رب نے بتایا ہے کہ میں نے علی کو تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ پوشیدہ طور پر بھیجا ہے اور تمہارے ساتھ ظاہری طور پر (انوار نعمانیہ صفحہ ۱۲) (معارف جنوری ۱۹۷۰ء)

حضرت علی سے جب یہ سوال کیا گیا کہ آپ کی فضیلت انبیاء سابقین علیہم السلام پر کیا ہے ۔ جبکہ ان انبیاء علیہم السلام کو بلند معجزات معروف عطا کئے گئے تھے تو آپ نے فرمایا :-

فقال علیہ السلام : واللہ قد کنت مع ابراھیم فی النار وانا الذی جعلتھا برداً وسلاماً وکنت مع نوح فی السفینۃ فانجیناہ فی الغرق وکنت مع موسیٰ فعلمتہ التوراۃ وانطقت عیسیٰ فی المھد وعلمتہ الانجیل وکنت مع یوسف فی الجب فانجیتہ من کید اخوتہ وکنت مع سلیمان علی البساط وسخرت الریاح (انوار النعمانیہ صفحہ ۱۳)

یعنی امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں حضرت ابراہیم کے ساتھ تھا ۔ جبکہ انہیں آگ میں ڈالا گیا اور میں ہی وہ ہوں کہ جس نے اسے ٹھنڈا کیا ۔ اور باعث سلامتی بنا اور میں جناب نوح کے ساتھ کشتی میں تھا ۔ پس میں نے انہیں غرق ہونے سے بچایا ۔ اور میں جناب موسیٰ کے ساتھ تھا پس میں نے ہی گہوارہ میں نطق کر دیا ۔ اور انہیں انجیل پڑھائی اور میں ہی یوسف کے ساتھ کنوئیں میں تھا ۔ پس میں نے ان کو بھائیوں کے مکر و فریب سے پناہ دیں ۔ اور میں ہی سلیمان کے ساتھ بساط پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ اور میں نے ہی ہواؤں کو ان کا تابع فرمان بنا دیا تھا۔ (معارف جنوری ۱۹۷۰ء)

معارف اسلام علی فاطمہ نمبر نومبر، دسمبر ۱۹۶۲ء میں " اندر نام دید اور اتھر وید میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا ایک پوتر نام" کے عنوان سے گیلانی صاحب مدیر نے ایک مضمون تحریر فرمایا ہے جس میں الوہیت علی جیسی باتیں جمع کر دیں کہ خدا کی پناہ ، اس میں سے چند یہ ہیں کہ :۔

۲۔ آپ خدائی قوتوں کے مالک ہیں اور اسی لیے آپ کو "قوۃ اللہ" کہا جاتا ہے۔

۴۔ آپ سب پر غالب آنے والے ہیں۔ غالب کل غالب۔

۸۔ ہر جگہ اور ہر مقام پر مولا علی ہی کی حکومت ہے۔

۹۔ کائنات عالم کا ذرہ ذرہ آنجناب کے تحت الحکم اور زیر فرمان ہے۔ غالب کل غالب ہونے کی وجہ سے آپ کا ہر چیز پر غلبہ ہے۔

۱۰۔ کوثر و تسنیم و سلسبیل، جناب امیر کے قبضہ میں ہے ، امیر علیہ السلام کو بہشت کا مالک کہا گیا ہے۔ الجنت تحت العلی (ملخصاً)

سام وید میں آنے والے " اندر" سے متعلق پیشن گوئی کی گئی ہے کہ وہ ہمنام خدا ہو گا .... اس میں اندر کی ایک ایسی تعریف کی گئی ہے جس کا اطلاق کسی صورت میں اور کسی مبالغے میں حضور رسالت مآب کی ذات اقدس پر نہیں ہوتا۔ (معارف مذکور)

علی نبی کے گھر کچھ تھا تو خدا تھا یا خدا کا علم تھا (ایضاً)

یا علی انت وجہ اللہ، یا علی انت عین اللہ ، یا علی انت لسان اللہ، یا علی انت ید اللہ ، یا علی انت اذن اللہ۔ (معارف اسلام ملخصاً علی فاطمہ نمبر اکتوبر، نومبر ۱۹۶۶ء)

الغرض شیعہ اکابر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو تعارف پیش کیا ہے۔ وہ آپ کے سامنے ہے ، نقل کفر کفر نہ باشد ، ورنہ ان اقتباسات کو نقل کرنے کا حوصلہ نہیں پڑتا۔ بہر حال شیعہ حضرات کو چاہیے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کا لالچ نہ کریں۔ کیونکہ یہ مقام مقام علی نہیں۔ نیابت رسول، رسول کے اُمتی اور ایک انسان کے لیے تو ممکن ہے لیکن وہ ذات گرامی جو بقول شیعہ بزرگان ، انبیاء سے افضل اور انسانی لباس میں خود خدا ہو۔ اس کیلئے رسول کے عاجز امتیوں سے "خلافت رسول" کی بھیک مانگنا ، شایان شان بات نہیں ہے۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ اب اس بحث کو ختم ہونا چاہیے۔ کیونکہ جس بات میں جھگڑا ہے ، وہ علی رضی اللہ عنہ میں نہیں۔ جو منصب آپ کے لیے مختص و مقام کے نسب حال ہے۔ اس کے بارے میں ہم سوچنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ باقی رہے آپ ! سو وہ آپ نے ان کو دے ہی رکھا ہے۔ اس لیے اب جھگڑا بے سود ہے۔

خدا سے بھی افضل | شیعوں کا اعتقاد ہے کہ علیؓ ہر غلطی ، خلل اور زلل سے پاک ہے۔ ہر امام عالم الغیب ہے۔ لیکن خدا کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے ہیں ان کا نظریہ یہ ہے کہ خدا کو "بدا" ہوتا ہے یعنی آئندہ کے واقعات کے بارے میں خدا پر بے خبری اور جہالت طاری ہوجاتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بعد قائم مقام اسمٰعیل کو قرار دیا تھا۔ پھر اسمٰعیل سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کو پسند نہ تھی تو انہوں نے موسیٰ کو قائم مقام مقرر کیا۔ جب ان سے پوچھا گیا تو فرمایا:۔

"اللہ کو بدا ہو گیا ہے۔" (بحار الانوار محقق طوسی)

ما بدا اللہ فی شیء کما بدا اللہ فی اسمٰعیل ابنی یعنی اللہ کو ایسا بدا کبھی نہیں ہوا جیسا میرے بیٹے اسمٰعیل کی بابت ہوا۔ (رسالہ اعتقادیہ شیخ صدوق ص۲۶)

عن الرضا یقول ما بعث اللہ نبیا قط الا بتحریم الخمر وان یقروا للہ بالبداء (اصول کافی ص)

اللہ نے جو بھی بھیجا اسکو تحریم شراب کے ساتھ بھیجا ہے۔ اور یہ کہ اللہ کے لیے بداء کا اقرار کریں۔

شیعوں کے ہاں یہ روایات ملتی ہیں کہ:

حضرت امام جعفر کے ذریعے خدا نے اعلان کیا ___________ کہ امام جعفر کے بعد ان کے بیٹے اسمٰعیل امام ہوں گے۔ مگر ان سے کچھ حرکات ناشائستہ صادر ہوئیں جن کا علم خدا کو نہ تھا، اس لیے پھر اس کے بجائے آپ کے دوسرے بیٹے موسیٰ کاظم رضا کو بنایا۔ کہتے ہیں کہ ایسا بڑا بدا خدا کو کبھی نہیں ہوا تھا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ خدا نے امام نقی کے بیٹے محمد کی امامت بتائی مگر خدا کو معلوم نہ تھا۔ کہ وہ باپ کے سامنے فوت ہوگا۔ اس لیے بعد میں خدا کو اپنی رائے بدلنا پڑی اور امام حسن عسکری کو امام بنایا۔

امام باقر فرماتے ہیں۔ کہ اللہ نے امام مہدی کے ظہور کا وقت ۷۰ء مقرر کیا۔ مگر امام حسین شہید ہوگئے اور اللہ میاں ناراض ہوگئے۔ امام مہدی کے ظہور کو غیر متعلق میعاد کے لیے ملتوی کردیا۔

الغرض "بدا" اس کو ہوتا ہے جو انجام کار سے بے خبر ہو۔ خدا تو انجام کار سے ناواقف مگر ائمہ حضرت علی سمیت اس سے منزہ اور پاک! تو خود خیال فرمائیے! ایسے علی کے لیے خلافت رسول تو کیا، نیابت الٰہیہ بھی فروتر ہے۔ ہاں اگر خدا حضرت علی کے نائب اور خلیفہ بننا چاہیں تو شاید یہ اعتقاد شیعہ احباب کو کوئی حرج نہ ہو۔

ان تصریحات کے پیش کرنے سے غرض یہ ہے کہ خلافت سے یہاں بحث کرنا فضول ہے۔ کیونکہ حضرت علیؓ نیابتً کی چیز نہیں ہیں۔ اس لیے یہ احباب ملت اسلامیہ کا خواہ مخواہ وقت ضائع نہ کریں۔

شیعوں کے آئمہ معصومین

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ آئمہ معصوم ہوتے ہیں، گویا کہ وہ اس طرح اجرائے نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ عصمت خاصۂ انبیاء ہے ویسے بھی تاریخ اور کتب شیعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ معصوم نہ تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت کے حق میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ دست بردار ہو گئے۔ غالباً شیعوں کے نزدیک یہ ایک سنگین بات ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ ابن کثیر میں ہے کہ حضرت امیر معاویہ کے عہد خلافت میں حضرت حسین، حضرت حسن، کے ہمراہ ان کے پاس آیا کرتے تھے۔ اور وہ گراں قدر عطیات سے نوازے جاتے تھے۔

شرح ابن ابی الحدید جلد دوم (شیعہ) میں ہے کہ:۔

معاویہ دنیا میں پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے دس دس لاکھ درہم عطا کیے اور ان کے فرزند (یزید) پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسے دگنا کر دیا۔ حضرت کے بیٹوں امام حسن اور حسین کو ہر سال عطا ہوتے تھے۔ (شرح ابن ابی الحدید)

پھر ان کی باہم رشتہ داریاں تھیں (مثلاً) امام حسین کی بھتیجی اور حضرت جعفر طیار کی صاحبزادی سیدہ ام محمد یزید کے عقد میں تھیں اور امام حسین کی زوجہ محترمہ امیر معاویہ کی حقیقی بھانجی تھیں۔ (شاہکار رسالت ص۵۶)

گو ہم ان باتوں کو شیعوں کے نظریہ کے مطابق غلط نہیں سمجھتے لیکن شیعوں کو سوچنا چاہیے کہ جو امور ان کے نقطہ نظر سے کفر و اسلام کا مسئلہ ہیں ظاہر ہے، ان کا ارتکاب ان کے نقطہ نظر سے ان کی عصمت کے خلاف ہی ہو گا۔ اور ہونا چاہیے۔

امام جعفر صادق حضرت حسن پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

لو توفی الحسن بن علی علی الزنا والربا وشراب الخمر کان خیرا مما توفی علیہ (احتجاج طبرسی ص۱۹۳)

اگر حسن بن علی، زنا، بیاج اور شراب نوشی کے مرتکب ہو کر مرتے تو اس سے بہتر تھا، جس (حالت) پر اس نے وفات پائی۔

ظاہر ہے یہ خلافت سے دستبرداری کی طرف اشارہ ہے۔ اگر یہ بات ہے تو پھر عصمت کہاں؟

رجال کشی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے آئمہ عوام کو جھوٹ مسائل بتایا کرتے تھے۔ فاجابہ فیھا بخلاف الجواب الاول (رجال کشی)

بلکہ حضرت امام جعفر صادق کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:۔

خذ بما فیہ خلاف العامۃ (روی عمر بن الحنظلۃ خذ بما خالف العامۃ ودع ما وافقھم (کافی کلینی)

جو اکثریت کے خلاف جائے وہ لے لو اور جو موافق ہو چھوڑ دو۔

غور کیجئے! حضرت امام جعفر کس امر کی تلقین فرما رہے ہیں؟ کیا عصمت ایسی باتوں کی متحمل ہے؟

حضرت علی سے ان کے حقیقی بھائی عقیل، چچا حضرت عباس، چچازاد بھائی عبد اللہ بن عباس سے سخت اختلاف رہا خاص کر حسنین کی آولاد کے درمیان خوب رنجش رہی۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔

لیس منا احد الا ولہ عدو من اہل بیتہ فقیل لہ بنو الحسن لا یعرفون الحق قال بلی ولکن یحملھم الحسد منھم (احتجاج طبرسی ص۱۹۲)

ہم میں سے ایک بھی ایسا نہیں کہ اہل بیت میں سے ہی کچھ لوگ اس کے دشمن نہ ہوں، حضرت جعفر سے پوچھا گیا کہ کیا حسن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد کو یہ معلوم نہیں کہ یہ کس کا حق ہے؟ فرمایا ہاں جانتے ہیں مگر حسد کے مارے کرتے ہیں۔

شیعوں کے ایک بڑے امام زرارہ حضرت امام باقر کے متعلق یہ کہتے تھے۔

شیخ لاعلم لہ بالخصومۃ (اصول کافی ۵۰۶) بابا مناظرہ کرنا جانتا ہی نہیں۔

مجالس المومنین اور حق الیقین (کتب شیعہ) نے حضرت علی کے بارے میں حضرت سیدہ فاطمہ کے جو الفاظ نقل کیے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کی عصمت کی قائل نہ تھی۔ ہم اس کے چند فقرے بغیر ترجمہ کے ذکر کرتے ہیں کیونکہ حوصلہ نہیں پڑتا۔ خود سوچ لیجئے!

اگر او (نبی) بوقت عجز بغار فرار نمود این (علی) بوقت منع و عجز در خانہ بر روئے خود فراز کرد اگر نبی دختر عثمان داد این (علی) دختر بعمر فرستاد (بی لس ص۹۶)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام انتظار معاودت ادی کشید چون بمنزل قرار گرفت خطابہاں درشت با سید اوصیاء نمود کہ مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائناں در خانہ گریختہ الخ۔ (حق الیقین ص۲۳۳)

ترجمہ کسی سے کرا کے دیکھ لیجئے اور پھر گریبان میں جھانک کر دیکھئے! شاید بات سمجھ میں آجائے۔

شرح میثم مطبوعہ طہران میں ہے۔

ھولاء یقولون لا امرۃ وانہ لابد للناس من امیر بر او فاجر (شرح میثم۔نہج البلاغۃ)

یہ خوارج کہتے ہیں، حکومت نہیں ہے، حالانکہ ضروری ہے کہ لوگوں کا کوئی امیر ہو، وہ نیک ہو یا بد (بہرحال ہو)

ضرور) یہ معلوم ہوا کہ امامت کے لیے عصمت کے دعوے عامیانہ ارادت مندی کا ایک گونہ اظہار ہے۔ اور کچھ نہیں۔ یہ لوگ تو عصمت انبیاء کے بھی قائل نہیں، عصمت امامت کو کیسے نباہ سکیں گے! ان کا کہنا ہے کہ عبودیت میں راسخ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انبیاء سے کسی قدر گناہ صادر ہوں۔

داؤد علیہ السلام کے قصے کے بیان میں حیات القلوب میں ملا باقر مجلسی نے یہ تحریر کیا ہے۔

از پیغمبران گناہ صادر نمی شود لیکن چوں نہایت مرتبہ کمال انسانی اقرار بعجز و ناتوانی وتذلل است و این معنے بدون صدور فی جملۃ مخالفتے حاصل نہ میشود و لہذا حق تعالیٰ گاہے انبیاء و دوستان خود را بخودی گذارد کہ مکروہے یا ترک اولیٰ ازیشاں صادر کردد (صافی ترجمہ کافی مطبوعہ لکھنو کتاب التوحید ص۲۲۹)

نہج البلاغہ میں ہے کہ حضرت علی نے اقرار کیا کہ لست فی نفسی بفوق ان اخطئ ولا امن ذلک من فعلی (ص۱۲۴)

میں اپنے نفس کو غلطی کرنے سے بالا نہیں پاتا اور نہ اپنے فعل میں، میں مامون ہوں۔

حضرت زین العابدین نے یزید سے کہا۔

انا عبد مکرہ لک فان شئت فامسک وان شئت فبع (کافی کی کتاب الروضہ ص۱۱۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آپ کا مجبور غلام ہوں چاہیں تو غلام رکھ لیجئے جی چاہے تو فروخت کر ڈالئے !"
طوالت مانع نہ ہوتی تو مزید مثالیں پیش کی جا سکتی تھیں ۔ دانشمند کے لیے اشارہ کافی ہے)
یہ تو تھی ایک نظری بحث اور تفصیل حالِ واقعی ۔

ہم نے اوپر کی سطور میں مفروضہ ائمہ معصومین کے سلسلے میں جو کچھ بیان کیا ہے ، اس کے معنی نہیں کہ ہم معاذاللہ ان کو گنہگار تصور کرتے ہیں ۔ بلکہ یہ ایک نظری بحث اور رجال واقعی کی ایک تفصیل تھی ۔ اور وہ بھی خود شیعہ حضرات کے مفروضوں کی بنیاد پر ورنہ جہاں تک ہماری عقیدت کا تعلق ہے ۔ ہم سب کو صلحائے امت اور بزرگان ملت تصور کرتے ہیں ۔ اگر ہم ان کے مبارک عہد میں ہوتے تو ہم ان کے پاؤں دھو کر پیتے ۔ اگر بقول شیعہ حضرات وہ اب بھی تشریف لاتے تو ہم ان کی راہوں پر اپنی آنکھیں بچھاتے ۔ کیونکہ وہ قرآن کے پیروکار اور متبع سنت تھے جو سیئات شیعہ نے ان کی طرف منسوب کی ہیں وہ ان سے بالکل دور تھے ۔ اور اصلی موحد تھے ۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر صد بار رحمتیں اور برکتیں ہوں ۔

لطیفہ

شیعہ دوستوں کے دانشمندانہ لطیفوں میں سے ایک لطیفہ یہ بھی ہے کہ عصمت آئمہ کا نعرہ لگانے والوں نے ان ائمہ کو چھپا رکھا ہے ، تاکہ ان کو ہوا نہ لگے ۔ اور ہم پورے وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر بہ فرض محال آج وہ تشریف لے آئیں تو بھی یہی شیعہ سب سے پہلے ان کے خلاف محاذ بنائیں گے ، کیونکہ یزید کو گالیاں دیتے دیتے وہ خود یزید صفت حکمرانوں سے مانوس ہو گئے ہیں ۔ باقی رہے ہم ! سو ہم ان سے کہتے ہیں کہ :

جناب ! ہم سے لڑتے کیوں ہو ، ان بزرگوں کو لاؤ ! ہم ان کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ، بیعت خلافت ، بیعت جہاد ، اور بیعت ارادت ، غرض جو بھی بیعت آپ چاہیں گے ہم ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے دکھا دیں گے ۔ مگر ان کا حال وہی ہے جو ایک مخلص پٹھان کا بیان کیا جاتا ہے کہ ۔

اس نے کسی کافر کو دیکھ لیا ، تو تلوار سونت لی اور اس سے کہا کہ کلمہ پڑھو اور مسلمان ہو جاؤ ۔ ورنہ ہم تمہارا سر قلم کر کے رکھ دیں گے ۔ وہ بے چارہ ہاتھ جوڑ کر بولا ، کہ جناب ! ہمیں مارو نہیں ، ہمیں کلمہ پڑھاؤ ، ہم مسلمان ہوتے ہیں ۔ پٹھان بولا ۔ افسوس ! کلمہ ہمیں بھی نہیں آتا ورنہ آج تم کو ضرور مسلمان کر ڈالتے ۔ بالکل یہی بات ان کی ہے کہ یہ لوگ خواہ مخواہ ہم سے لڑتے ہیں ، ہم تو کہتے ہیں کہ وہ پاک لوگ ہمارے سامنے کریں تاکہ ہم ان کے حضور اپنا ہدیۂ عقیدت پیش کریں ویسے بھی وہ کون ظالم اور عقل کا دشمن ہے جو ان صلحاء کے ہوتے ہوئے مسٹر بھٹو ، کرنل قذافی ، انور السادات ، سوہارتو ، اور شاہ فیصل کو مقدم کرے گا ۔ لیکن پٹھان کی طرح یہ جواب دیتے ہیں ۔ کہ افسوس ہمارے پاس وہ لوگ نہیں ہیں ۔ ورنہ ہم ضرور بیعت کروا لیتے ۔ بہر حال ہمارے نزدیک وہ سب بزرگ اپنی اپنی باری بھگتا گئے ہیں ۔ اور قرآن و سنت کے مطابق بھگتا گئے ہیں ۔ ان کے مابین وہ رنجشیں نہیں تھیں ۔ جو بعد والوں نے باہم گوارہ کر لیں ہیں ۔ اور نہ ان میں وہ عملی کوتاہیاں تھیں جو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد میں ان کے نام پر گھڑلی گئی ہیں ۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ آپ بھی وقت ضائع نہ کریں ، ہوا میں تیر نہ چلائیں ۔ وہ باتیں
کرنا سیکھیں جو ہو سکیں ۔ یہاں مفروضوں پر اپنی صلاحیتیں نہ گنوائیں ۔ اور نہ ہی باہمی کدورتوں کو فروغ دینے کا موجب بنیں ۔
قرآن کا نام لیتے ہو تو یزید صفت حکمرانوں کو راہ پر لاؤ ۔ وہ دشمن دور مچا مچا کر ہمارے کان نہ کھاؤ ، کچھ ہوش کرو ، آخری عمر میں
ہی کچھ ہوش کی باتیں کر دیکھو ۔

شیعوں کا قرآن اور حدیث

ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ ہمیں ایک ایسے "مفروضی" فرقہ سے پالا پڑ گیا ہے جو آئمہ معصومین کے نام پر بات سیاسی اور خلافت کی کرتا ہے مگر ان کا اپنا حال یہ ہے کہ :
ان سے خلافت کے لیے آدمی مانگو تو کہتے ہیں ، اس وقت نہیں [illegible] آئیں گے ، نظام مملکت کے لیے کوئی دستوری اور آئینی کتاب طلب کرو تو فرمائیں گے کہ وہ بھی امام کے ساتھ کہیں غائب ہے ۔ تو ان سے کوئی پوچھے کر سامان پاس نہیں ہے تو تم یہاں کیا لینے آئے ہو ، اور ہم سے کیا چاہتے اور مانگتے ہو ؟
اصل بات یہ ہے کہ ان کو کام سے غرض نہیں ہے ، مفروضی لوگ ہیں شیخ چلی کی طرح باتیں کر کر کے دل بہلاتے رہتے ہیں ۔ لیکن عملاً جب کبھی یہ لوگ نظر آتے ہیں ، عموماً یزید صفت حکمرانوں کی گود میں ہی دکھائی دیتے ہیں ۔ یہ صورت حال دیکھ کر کوئی کیا سمجھے کہ ان کو کیا ہو گیا ہے ؟
دیکھئے ! قرآن کے بارے میں ان کا یہ نظریہ ہے کہ اس میں کمی بیشی کی گئی ہے ۔

باب فیہ نکت و نتف من التنزیل فی الولایۃ (اصول کافی ص۲٦۱)

یہ باب اسی بیان میں ہے ۔ کہ امامت کی آیتیں قرآن سے نکال دی گئی ہیں ۔
اس کے بعد متعدد روایات بیان کی گئی ہیں جن سے وہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ فلاں فلاں آیتیں خارج کر دی گئی ہیں ۔

وزادوا فیہ ماظھر تناکرہ وتناخرہ (احتجاج ص۱۳۰)

اس نے اس (قرآن) میں وہ آیتیں بڑھا دیں جن کا خلاف فصاحت و قابل نفرت ہونا ظاہر ہے ۔
اصول کلینی ص۶۷۱ مطبع کشوری میں ہے کہ حضور کے وصال پر حضرت علیؓ نے قرآن جمع کیا ۔ لوگوں نے اسے پسند نہ کیا اور کہا کہ ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ۔ ہمیں تمہارے مرتب کردہ قرآن کی حاجت نہیں ۔

فقال واللہ ماتسعنہ بعد یومکم ھذا ابدا (اصول کلینی)

اس پر حضرت علی بولے ، خدا کی قسم ! آج کے بعد تم اس قرآن کو کبھی نہیں دیکھو گے !
حضرت امام زین العابدین فرماتے ہیں ۔ کہ امام مہدی اصلی شکل والا قرآن لائیں گے ۔ حتی یقوم القائم

فاذا قام القائم قرء کتاب اللہ عزوجل علی حدہ (ص۶۷۱ اصول)

تفسیر صافی ص۱۳ (شیعہ) میں ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اما اعتقاد مشائخنا فی ذلک فی الظاھر من ثقۃ الاسلام من یعقوب الکلینی انہ یعتقد التحریف والنقصان۔
تحریف قرآن کے بارے میں ہمارے بزرگوں کا اعتقاد یہ ہے کہ ثقۃ الاسلام امام کلینی کے کلام سے ظاہر ہے کہ وہ اس میں تحریف اور کمی ہو جانے کے قائل تھے۔

اسی سلسلہ کی روایات بیان کر کے تفسیر صافی میں لکھا ہے کہ۔

المستفاد من جمیع ھذہ الاخبار وغیرھا من الروایات من طریق اھل البیت ان القرآن الذی بین اظھرنا لیس بتمامہ (تفسیر صافی مقدمہ سادسہ مطبوعہ طہران ص۱۳)
ان روایات اور ان کے سوا اور روایات جو طریق اہل بیت سے مروی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ یقین کیجئے! جو قرآن اس وقت ہمارے سامنے ہے وہ پورا نہیں ہے۔

علامہ خلیل قزوینی لکھتے ہیں۔

وعوے این کہ قرآن ہمیں است کہ در مصاحف مشہورہ است خالی از اشکال نیست (صافی ترجمہ کافی فصل القرآن ص۷۵)
یہ دعوے (جو علامہ شریف مرتضیٰ نے موجودہ قرآن کو صحیح سمجھنے کے لیے پیش کیا ہے) کہ قرآن اسی قدر ہے جو مصاحف مشہورہ میں ہے۔ محل نظر ہے۔ یعنی شیعوں میں سے شریف مرتضیٰ قرآن کو جو پورا سمجھتا ہے۔ وہ جمہور شیعہ کے مسلک کے خلاف ہے

عن ابی جعفر قال لولا انہ زید فی کتاب اللہ ونقص ما خفی حقنا علی ذی حجی۔
حضرت امام باقر فرماتے ہیں کہ اگر قرآن میں کمی بیشی نہ کی گئی ہوتی تو ہمارے حقوق کسی عقلمند انسان سے پوشیدہ نہ رہتے۔ تفسیر صافی میں ہے۔

انھم اثبتوا فی الکتب مالم یقل اللہ لیلبسوا علی خلیقۃ (مقدمہ سادسہ مطبوعہ طہران ص۱۱)
انہوں (صحابہ) نے کتاب (قرآن) میں وہ کچھ لکھ دیا ہے۔ جو اللہ نے نہیں کہا تاکہ خلق خدا کو گمراہ کر سکیں۔

علامہ نوری طبرسی فصل الخطاب (مطبوعہ ایران ص۹۷) میں لکھتے ہیں۔

فحجبہ عن اعینھم وکان عند ولدہ ... وھو عند الحجۃ عجل اللہ فرجہ یظھرہ للناس بعد ظھورہ ویأمرھم بقرائتہ وھو مخالف لھذا القرآن الموجود من حیث التألیف وترتیب السور والآیات بل الکلمات ایضا من جھۃ الزیادۃ والنقیصۃ وحیث ان الحق مع علی علیہ السلام وعلی مع الحق ففی القرآن الموجود تغییر من جھتین وھو المطلوب (فصل الخطاب ص۹۷)
تو انہوں (علیؓ) نے اس کو لوگوں سے چھپا لیا اور وہ قرآن ان کی اولاد کے پاس رہا۔......اور اب وہ امام مہدی کے پاس ہے۔ اللہ اسے جلدی لائے، وہ اپنے ظہور کے بعد اس کو نکالیں گے۔ اور لوگوں سے اس کے پڑھنے کو کہیں گے۔ اور وہ قرآن موجودہ قرآن کے مخالف ہے، تالیف، سورتوں کی ترتیب، آیات بلکہ الفاظ تک، سب کے مخالف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ۔کمی بیشی کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے کہ حق علی کے ساتھ ہے ۔ اور علی حق کے ساتھ ہے ۔ لہٰذا ثابت ہو گیا کہ موجودہ قرآن میں دونوں طرح سے تحریف ہو گئی ہے اور یہی ہمارا مقصد ہے ۔

قارئین سے درخواست ہے اور شیعہ بھائیوں سے اپیل ہے کہ وہ غور فرمائیں کہ ، شیعہ حضرات جس نظامِ خلافت کے داعی ہیں ، اس کے بھی امام غائب ، صدیوں سے غائب ، ان کے ساتھ ان کا قرآن بھی غائب اور صدیوں سے غائب ۔ آخر وہ کس منہ سے شیعی نظامِ سیاست کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں ؟

قوت حاکمہ اور نظامِ خلافت دونوں غائب ہونے کے بعد شیعوں کے پاس ملت اسلامیہ کے لیے اور کیا منشور ہے ؛ تقیہ ، متعہ ، تبرّا اور موجودہ یزید صفت حکمرانوں کی خوشامد اور اطاعت ؟

"کیسا یہی شاہکار ہے تیرے ہنر کا"

باقی رہیں ان کی حدیثیں ؟ سو وہ زیادہ اقوال اہل بیت اور ائمہ کے ارشادات ہیں ۔ ان کا ان کے نزدیک "قولِ نبی" ہے ۔ اور وہ بھی جتنی روایات ہیں ، کتب رجال و تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے ! تقریباً تقریباً اکثریت ان میں وضاع اور کذاب اور تقیہ بازوں کی ہے اگر کوئی صاحب ان سے کہے کہ

اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی !

تو بھلا کیا جواب ہو گا ۔؟

شیعوں کی اخلاقی اور سماجی اقدار

حکمران اقوام اونچے اخلاق اور بلند کریکٹر کی حامل ہوتی ہیں جس کے آئمہ بھی حامل تھے ۔ مگر بعد میں ان کے نام لیوا شیعوں نے اخلاق کے جو نمونے چھوڑے ہیں ۔ وہ کچھ زیادہ بلند نہیں ہیں ۔ یعنی ایک تقیہ باز فرقہ پر کون اعتبار کرے گا ۔ کہ خدا جانے اس نے جو بات کہی ہے وہ اس کے دل کی بات ہے یا کچھ اور ؟ متعہ کا باب کھول کر قلب و نگاہ کو جس قدر مکدر رکھنے کے سامان کر ڈالے ہیں ، اس سے جنسی انارکی کی حد کر دی ہے پھر دنیا سے جا چکے ، ان تک کو تبرّا بکنا آخر کون سا معیارِ فضیلت ہے کہ دنیا خلافت ان کے سپرد کرے ؟

قال ابوجعفر علیہ السلام التقیۃ من دینی و دین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص ۴۸۲)

حضرت امام باقر فرماتے ہیں کہ تقیہ میرا اور میرے آباؤ اجداد کا دین ہے ۔ جو تقیہ کے سرمایہ سے خالی ہے ، وہ ایمان دار نہیں ہے ۔

غور کیجئے یہ لوگ پوری قوم کو ایک دوسرے کے خلاف کس بے اعتمادی کا درس دینے لگے ہیں ۔ اور جرأت مند قوم کو کس بزدلی اور بے ایمانی کا درس دینے لگے ہیں ۔ ہمارے نزدیک یہ بات حضرت امام باقر نے بالکل نہیں کہی ۔ وہ بہادر اور اصحاب عزیمت لوگ تھے ۔

قال ابوعبد اللہ علیہ السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ (اصول کافی ص ۵۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام جعفر صادق نے فرمایا! اے سلیمان! تم لوگ ایسے دین پر ہو جو اسے چھپائے گا، اللہ اس کو عزت بخشے گا اور جو اسے عام کرے گا اللہ اسے ذلیل کرے گا۔

بھلا جس مذہب کی بنیاد "چھپانے" پر ہو، وہ بھی سر بلند کر کے چلنے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ خدا جانے اندر خانے وہ کیا قباحتیں ہیں جن کو چھپانے کے لیے قوم کو خدا کا واسطہ دیتے رہتے ہیں؟

من تمتع مرة درجته كدرجة الحسن ومن تمتع مرتين درجته كدرجة الحسين ومن تمتع ثلاث مرات درجته كدرجة علي ومن تمتع اربعة درجته كدرجتي (منهج الصادقين ص۳۵۶)

یعنی نبی کا (نعوذ باللہ) ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایک دفعہ متعہ کیا، اس کو حضرت حسن کا مرتبہ ملے گا، جس نے دو دفعہ کیا اسے حضرت حسین کا، جس نے تین بار کیا اسے حضرت علی اور جس نے چار مرتبہ کیا اس کو میرا درجہ ملے گا۔

نقلِ کفر کفر نہ باشد، بہر حال غور کر لیجئے! ایسی باتیں کر کے ان لوگوں نے خود بزرگوں کی کس قدر توہین کی ہے پھر یہ لوگ کس بلاز کو سجانے کی دعوت دے رہے ہیں؟ اس کا اندازہ خود کر لیجئے!

الغرض امشر غیاث الدین صاحب ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع کرنے کے عادی ہیں۔ ہم نے کچھ اصولی باتوں کا ذکر کیا ہے اگر یہ طے ہو جائیں تو بات طے ہو سکتی ہے۔ باقی رہیں بے سر و پا ان کی لن ترانیاں! سو ہم ان سے بیزار ہیں۔ ان کی ان غیر ذمہ دارانہ تحریروں کو پڑھ کر ہم نے اب یہ تہیہ کر لیا ہے کہ ان کی ان عامیانہ باتوں کا جائزہ نہ لیا جائے۔ کیوں کہ یہ لوگ وقت بہت ضائع کرتے ہیں۔ تحقیقی اور سنجیدہ گفتگو سے بالکل غیر مانوس ہیں اس لیے ہم آج سے ان کو الوداعی سلام کہتے ہیں۔

تین بہترین کتابیں

۱۔ تفسیر ثنائی اعلیٰ مجلد مولانا ثناء اللہ مرحوم۔ قیمت:۔ /۸۱ روپے

۲۔ تفسیر واضح البیان مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی ؒ قیمت:۔ /۲۱ روپے

۳۔ فتاویٰ ثنائیہ کامل مجلد دو جلد۔ قیمت:۔ /۵۵ روپے

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام

تالیف:۔ حافظ ابن قیم الجوزیہ ——— ترجمہ:۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری ——— قیمت:۔ /۱۲ روپے

٥ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام اور اس سے متعلقہ جملہ مسائل و مباحث پر منفرد اور مفصل تالیف ٥ کتاب کی علمی حیثیت کے لیے مصنف علامہ کا نام نامی ہی وافی ضمانت ہے اور قاضی صاحب مرحوم کا اردو ترجمہ نور علیٰ نور کا مصداق ہے۔ یہ شاہکار اس موضوع پر علم و معرفت اور ایمان و بصیرت کا مشترکہ حاصل ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ ——— اسلامی اکادمی ——— اردو بازار، لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ